OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 5, Issue 3 (July-September 2022)

پنجاب پولیس کا تعارف، اختیارات اور ذمہ داریاں: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مطالعہ

Introduction, Authorities and Responsibilities of Punjab Police: A Study in the light of Islamic Teachings

Mr. Ali Chand

M.Phil. Islamic Thought and Civilization University of Management and Technology, Sialkot

Dr. Abdul Aleem

Assistant Professor, Department: Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Sialkot

Dr. Asjad Ali

Assistant Professor, Department: Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Sialkot

Abstract

Islam is a comprehensive, universal, compatible with the requirements of the conditions of every era and a benevolent religion of humanity. In this religion, there are laws related to all areas of life, by following the laws, a person can live a peaceful life. Also, unrest and chaos spreads in the society when the importance of law disappears in the hearts of the people and they consider it their privilege to oppress the weak people with the force of power and this is the biggest reason for the deterioration in the society. In the religion of Islam, in order to maintain social stability and to live a peaceful life, all the basic rights have been given to every human being, thanks to which his religion, intellect, wealth, life and honor are protected. This clearly shows that Islam wants to protect human rights in every case. This is the reason why Islam supports every

CC BY

measure to ensure the protection of human rights. Security institutions are of great importance for maintaining peace and order in the society and for the protection of human property is pregnant. After the migration to Medina, Messenger of Allah (SAW) made security arrangements to protect the lives and property of the Muslims and the people of Medina. This security took the form of a formal department which was named as police. The main task of this institution is to maintain law and order in the society and to protect people's lives and property. If seen in the context of Pakistani society, the police of our country. The police of the largest province are called the Punjab Police. In this article, the Punjab Police will be discussed. And at the same time, its structure and responsibilities in the light of Islamic teachings. And options will be explained in detail.

Keywords: Punjab Police. Universal. Laws. Department. Protection. Peace. Human rights. Society. Security. Stability

تمہید

اسلام ایک روحانی اور انسانیت کی ظاہری و باطنی فلاح اور دینوی واُخروی نجات کا ضامن دین ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کے لیے ان امور کا بدرجہ اتم اہتمام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ریاست اور نظام میں طے پانے والے امور کی بنیاد "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" پر استوار ہوتی ہے اور یہی امت مسلمہ کا امتیازی وصف ہے۔ دین اسلام جس معاشرے کو قائم کرنا چاہتا ہے اس کی بنیادیں انہی دو چیزوں کے زیر سایہ لوگوں میں باہم محبت، رواداری اور ایک دوسرے کی عزت اور جان ومال کے تحفظ پر قائم ہے۔ دین اسلام میں جب واضح طور پر انسانوں کو باہم خیر خواہی سے کام لینے اور اپنی جان ومال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان ومال کے تحفظ کو ضروری بنانے کی ہدایت دیتا ہے اور اس دین کے زیر اثر اسلامی ریاست کی پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے مال و جان کو محفوظ بنانے کے لیے سیکورٹی کا انتظام کرے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔[1] (اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو عطا کی تھی، اور ان کے لیے جس دین کو پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دے گا اور البتہ ان کے خوف کو امن

سے بدل دے گا، بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور جو اس کے بعد ناشکری کرے وہی فاسق ہوں گے۔)

اس آیت میں کسی بھی اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داری یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ معاشرے میں فتنہ وفساد کا خاتمہ کر کے امن وامان قائم کرے تاکہ معاشرے میں رہنے والے افراد کو مساوی حقوق میسر آسکیں۔ مولانا مودودیؒ ریاست کی اس ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "شہریوں کا اولین حق اسلام میں یہ ہے کہ ان کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کی جائے اور جائز قانونی وجوہ کے سوا اور کسی سے ان پر ہاتھ نہ ڈالا جائے۔"[2] معاشرے میں اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے سیکورٹی کا ادارہ قائم ہوا جس کا نام پولیس رکھا گیا۔ سیکورٹی یا پولیس کا وجود پیغمبر اسلام ﷺ کے عہد میں بھی تھا مکہ چھوڑنے کے بعد آپ ﷺ مدینہ میں موجود تھے اور بیرونی حملوں کا خطرہ تھا جس کے پیشِ نظر آپ ﷺ کے گھر کا پہرہ دیا جاتا تھا، جیسا کہ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں آپ ﷺ کی سیکورٹی کے متعلق ذکر کیا حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ: أَرِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا؟» قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ۔[3] (ایک رات رسول اللہ ﷺ سو نہ سکے، آپ ﷺ نے فرمایا: "کاش! میرے ساتھیوں میں سے کوئی صالح شخص آج پہرہ دے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کا پہرہ دینے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ سیکورٹی / پولیس کا وجود تو آپ ﷺ کے عہد میں موجود تھا البتہ بعد ازاں اسی کو ایک ادارے کی شکل دے دی گئی۔

1۔ پنجاب پولیس کا تعارف

لفظ پولیس کی لغوی تشریح

پولیس کا لفظ اصل میں لاطینی زبان کے لفظ (Politian) سے بنا ہے جس کے معنیٰ ریاست، حکومت یا قائم شدہ نظام کے ہیں۔[4] اردو زبان میں اس کے معانی ہیں "پولیس وہ محکمہ ہے جو انسداد جرائم اور امن عامہ قائم رکھنے کا کام کرتا ہے، تھانے کے ملازمین، پولیس اسٹیشن، تھانہ کی چوکی، پولیس مین، کانسٹیبل"[5] عربی میں اس پولیس کا مترادف لفظ "شرطی" یا "شرطہ" استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ: شرطہ کا لفظ "شرط" سے بنا ہے اس کی جمع "شروط" ہے اور "شرائط" ہے۔ اس سے شرطہ (پولیس) بنا ہے۔ اولاً شرطہ مجاہدین کی اس جماعت کو کہا گیا ہے جو جنگ میں ہراول دستہ کی طرح آگے بڑھتا اور اپنے اوپر یہ شرط عائد کر لیتا تھا کہ مر جائیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اس طرح وہ جنگ میں جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔[6] علامہ زمخشریؒ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: الشرطة نخية الجيش التى تشهداالوقعة اولاً سمو ذالك لانهم يشرطون انفسهم للهلكة۔[7] (لشکر کے وہ منتخب سپاہی جو میدان جنگ میں آگے آگے ہوں اور مرنے مارنے کی شرط عائد کر لیں) محکمہ پولیس کا ذکر کرتے ہوئے ساجد الرحمٰن صدیقی لکھتے ہیں: حضرت علیؓ کے دور میں اس محکمہ

کو "عس" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔[8] وطن عزیز پاکستان میں شروع سے ہی پولیس کا ادارہ انتہائی تندہی سے انسانیت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ یہاں چاروں صوبوں بشمول آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کی پولیس علیحدہ علیحدہ کام کر رہی ہے۔ مشکل حالات میں پولیس کے کارکنان نے ہمیشہ عوام الناس کے مال و جان اور عزت و آبرو کا تحفظ یقینی بنانے کی کوشش کی ہے۔ صوبہ پنجاب کی پولیس پاکستان میں سب سے مشہور پولیس ہے کیونکہ یہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی پولیس ہے اس کا صوبائی مرکز لاہور میں ہے اور نجی مراکز صوبے کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں موجود ہیں جو ضلعی انتظامیہ اور تحصیل انتظامیہ اور پھر اس کے بعد تھانے اور چوکیوں پر مشتمل ہیں۔

پنجاب پولیس کے عہدہ جات

انسپکٹر جنرل پولیس(IGP)، ڈپٹی انسپکٹر(DIG)، سنیئر سپرڈنٹ پولیس(SSP)، سپریڈنٹ پولیس(SP)، اسسٹنٹ سپریڈنٹ آف پولیس(ASP)، ڈپٹی سپریڈنٹ پولیس(DSP)، انسپکٹر(IP)، سب انسپکٹر(SI)، اسسٹنٹ انسپکٹر(ASI)، ہیڈ کانسٹیبل(HC)، کانسٹیبل(C)۔

۲۔ پنجاب پولیس کے اختیارات

معاشرے میں اصلاحات لانے کے لیے کچھ لوگوں کو یہ اختیارات دیے جاتے ہیں کہ وہ اپنے اختیارات کا جائز استعمال کرتے ہوئے معاشرے میں اصلاح کا کام کریں۔ دینِ اسلام میں وہ گناہ جن پر حدود اللہ کا نفاذ ہوتا ہے کے علاوہ بھی کچھ ایسے گناہ ہوتے ہیں جن پر حاکم وقت یا وہ ادارے جنہیں ان جرائم کی روک تھام کے لیے مقرر کیا جاتا ہے وہ سزا دے سکتے ہیں لیکن وہ اتنی ہی سزا دے سکتے ہیں جتنی سزا دینے کی اجازت حاکم وقت مقرر کرے گا، جیسا کہ عبد القادر عودہ شہیدؒ لکھتے ہیں کہ: "تعزیراتی جرائم میں قاضی کا وسیع اختیار حاصل ہیں، اسے سزا کی نوعیت متعین کرنے اور سزا کی مقدار مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ جرم اور مجرم کے حالات کے مطابق کوئی شدید سزا کا فیصلہ دے یا کوئی ہلکی سزا منتخب کرے۔[9]" ایسی سزا کو اسلام میں تعزیرات کہتے ہیں۔ پاکستان کے فوجداری قانون کے مطابق پنجاب پولیس کے اختیارات میں سے چند اہم اختیارات کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے جن کو استعمال کرتے ہوئے وہ ملزم کے خلاف کاروائی اور اس کو سزا دے سکتے ہیں۔

دفعہ 54 کے مطابق اختیارات

مجموعہ ضابطہ فوجداری ہند ایکٹ 1898ء کی دفعہ 54 کے مطابق ہر پولیس کے عہدے دار کو اجازت ہے کہ وہ اپنے افسر کے حکم اور گرفتاری کے باقاعدہ حکم نامے کے بغیر ہی ہر ایسے شخص کو گرفتار کرے جس میں درج ذیل جرائم ہوں یا ان جرائم کے ارتکاب کا اندیشہ ہو۔

۱۔ وہ شخص جس کا تعلق کسی جرم قابل دست اندازی سے ہو یا جس کے خلاف کوئی معقول شبہ ہو کہ اس کا تعلق کسی غلط کام سے رہا ہے۔

۲۔ وہ شخص جس کے پاس آلہ زنی نقب بغیر کسی عذر کے پایا جائے۔

۳۔ وہ شخص جس کے مجرم ہونے کی نسبت اس مجموعہ یا ریاستی حکومت کے بموجب اشتہار دیا گیا ہو۔

۴۔ وہ شخص جس کے قبضہ میں ایسی کوئی شے پائی جائے جس کی نسبت اس امر کے باور کرنے کی معقول وجہ ہو کہ مالِ مسروقہ ہے اور اس امر کا معقول شبہ ہو کہ وہ شخص شئے مذکورہ کے متعلق کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

۵۔وہ شخص جس کی گرفتاری کے لیے کسی اور عہدہ دار کو توالی نے تحریری مطالبہ کیا ہو اور اس تحریر میں اس شخص کا نام اور اس کا جرم یا سبب صراحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو۔[10]

دفعہ 55 کے مطابق اختیارات

دفعہ 55 کے مطابق ہر پولیس ملازم اور تھانہ کے منتظم کو اختیار ہے کہ وہ درج ذیل افراد کو گرفتار کرے یا کروائے۔

ا۔وہ شخص جو متعلقہ تھانہ کی حدود کے اندر اس طرح پر اپنی موجودگی کے چھپانے کی تدبیر کر رہا ہو جس سے یہ باور ہو کہ وہ ایسی تدبیر کسی جرم قابلِ دست اندازی کے ارتکاب کی نیت کر رہا ہے۔

۲۔وہ شخص جو تھانہ مذکورہ کی حدود میں بظاہر کوئی سبیلِ معاش نہ رکھتا ہو یا اپنی بود و باش کے متعلق قابل، اطمینان اطلاع نہ دے سکتا ہو۔

۳۔وہ شخص جس کی نسبت مشہور ہو کہ عادتاً سرقہ بالجبر کرنے والا یا نقب زنی کرنے والا ہے یا پھر اس کے بارے میں مشہور ہو کہ وہ عادتاً استحصال بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے۔[11]

مجموعہ ضابطہ فوجداری ہند ایکٹ کی مذکورہ دفعات کے مطابق پولیس ملازمین کے جو اختیارات سامنے آئے ہیں ان کا جائز استعمال کرتے ہوئے معاشرے میں ہونے والے جرائم کی روک تھام کے لیے ایسے لوگوں کو گرفتار کریں اور قانون کے مطابق انہیں سزائیں دیں۔اس عمل میں پولیس اہلکار مکمل طور پر غیر جانبدار رہیں اور اپنی ذمہ داریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے پوری ایمانداری سے کام کریں تاکہ نہ صرف پنجاب بلکہ ملک پاکستان کے باقی صوبوں میں روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی چوری، ڈکیتی، قتل و غارت، عصمت دری، بچوں اور بچیوں کے ساتھ ریپ، کمزور کا استحصال، دوسروں کی جائیداد پر ناجائز قبضہ اور دہشت گردی جیسے قبیح افعال کا جڑ سے خاتمہ ہو۔

۳۔پنجاب پولیس کی ذمہ داریاں

عوام الناس کی جان و مال کی حفاظت کے حوالے سے پنجاب پولیس کے اہلکاروں کی اپنے اپنے عہدے کے اعتبار سے مختلف ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنا ان پر لازم ہے اور روزِ قیامت ان ذمہ داریوں کی ادائیگی سے متعلق سوال کیا جائے گا جیسا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔[12](آگاہ رہو!تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔حاکم وقت لوگوں کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اپنی نگہبانی کے متعلق سوال ہوگا۔عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اسے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔آگاہ رہو!تم سب نگہبان ہو تم سب سے اپنی اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔)اس حدیث کے تناظر میں دیکھا جائے تو پنجاب پولیس پر بڑی اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن میں لوگوں کی مدد کرنا، ان کے مال و جان اور عزت و آبرو کی حفاظت

کرنا، ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لیے اقدامات کرنا (جیسے جاسوسی یا انٹیلی جنس) اور جرم کے ثابت ہونے پر انہیں مناسب سزا دینا اور کبھی وہ سزا قید کی شکل میں دینا، ذیل میں ان ذمہ داریوں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ عوام الناس کی خدمت

دین اسلام کی تعلیمات بڑی خوبصورت ہیں یہ دین صرف انسان کو حقوق اللہ کی ادائیگی کا حکم نہیں دیتا بلکہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں نیکی اور بھلائی کے کاموں میں دوسروں کا معاون ومد بننے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔[13] (اور آپس میں نیک کام اور پرہیزگاری پر مدد کرو، اور گناہ اور ظلم پر مدد نہ کرو) مفسرین قرآن نے اس آیت کی تفسیر میں "البر" کے تحت ہر خیر و بھلائی کا کام ہے جب کہ "التقوی" کے تحت ہر برائی کو ترک کرنے کا نام دیا ہے اور ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ معاشرے میں بھلائی کے فروغ اور ہر طرح کی برائی کے سد باب کے لیے یہی اصول ہے۔[14] قرآن کریم کی یہ آیت محکمہ پولیس کے تمام لوگوں سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اصلاح معاشرہ کے لیے ان دو بنیادی اصولوں پر عمل کریں کیونکہ ریاست نے یہ ادارہ قائم ہی اس لیے کیا ہوتا ہے کہ یہ ادارہ معاشرے میں ہر طرح کے جرائم کی روک تھام کے لیے اپنا کردار ادا کرے اور اس کے لیے قرآن نے اصول یہ دیا ہے کہ اچھے کاموں میں عوام الناس کے ساتھ تعاون کرے اور برے کاموں نہ صرف برے لوگوں کا ساتھ دے بلکہ برے لوگوں کو برائی سے باز رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے یہ بھی اصلاح معاشرہ اور امن وامان قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنْ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ۔[15] (اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا آپ کے خیال کے مطابق میں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس وقت اسے ظلم سے باز رکھنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔) قرآن کی آیت اور حدیثِ رسول ﷺ نے یہ بات بالکل واضح کر دی کے پولیس کا کام ہے کے وہ ہر صورت میں بھلائی کے کاموں میں اپنا کردار ادا کرے چاہے مظلوم کی حمایت کر کے اور چاہے ظالم کو ظلم سے روک کر۔ لیکن ہمارے ملک کی پولیس میں اکثر وہ لوگ ہیں جن کو حرام کھانے کی عادت ہو گئی ہے اور یہ اہلکار رشوت لینا اپنا استحقاق سمجھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں جرائم کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ مظلوم کی تھانے میں کوئی سنائی نہیں کیونکہ ظلم ہمیشہ کمزور پر ہوتا ہے اور ظلم کرنے والا طاقتور۔ طاقتور اپنی طاقت کی وجہ سے پولیس یا قانون کے شکنجے میں نہیں آتا ہے جس کی وجہ سے کمزور پر ہمیشہ ظلم ہوتا ہے۔

۲۔ انٹیلی جنس کا کردار

پولیس میں ایک شعبہ انٹیلی جنس پولیس کا ہوتا ہے جو مختلف مقدمات کو نبٹانے کے لیے معاملات کی طے تک جا کر اصل مجرم کو ٹریس کرنے کا کام کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ محکمہ پولیس کے کام کو مزید بہتر انداز میں کام کرنے کے لیے حکمت عملی طے کرتا ہے جس سے معاشرے کے کئی جرائم کا خاتمہ ممکن ہوتا ہے۔ اسی طرح جنگ میں فتح کے لیے ایک مضبوط فوج کی ضرورت ہوتی ہے لیکن محاذ پر اس فتح کو حاصل کرنے کے لیے کئی مقامات پر جاسوسی / انٹیلی جنس کی ضرورت ہوتی ہے۔[16] اس ادارے کے وجود کا ثبوت حضرت موسیٰؑ کے عہد سے بھی ملتا ہے اس بات کا ذکر محمد صدیق قریشی نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور انہوں

نے انٹیلی جنس / جاسوسی کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:"وہ فوج جس کے پاس جاسوس نہیں اس آدمی کی طرح ہے جس کی آنکھیں ہیں نہ کان"[17]۔عہد رسالت مآب ﷺ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو مدینہ اور اہل مدینہ کے تحفظ اور معاشرے میں امن وامان قائم کرنے کا کام کرتے تھے اور راتوں کو سرحدوں پر نگرانی کیے کرتے تھے تاکہ مدینہ کو کسی بھی ناگہانی آفت سے بچایا جاسکے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔[18](نبی ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے تو وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔)اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے یہ ساتھی ایسے لوگوں کی جاسوسی پر مامور تھے جو کسی بھی طریقے سے ملک وقوم کو نقصان پہنچا سکتے تھے۔ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو مدینہ کے اندر سے یہودیوں، منافقین اور باہر سے قریشِ مکہ اور دیگر کفار کی طرف سے کئی خطرات تھے جس کے پیشِ نظر آپ ﷺ نے جاسوسی کا نظام قائم کیا۔اس بات ذکر کرتے ہوئے محمد صدیق قریشی لکھتے ہیں کہ:"جاسوسی کے اس نظام سے جدید مسلم افواج کی رہنمائی کے اشارے ملتے ہیں"[19]۔

۳۔ملزم / مجرم کو قید رکھنا: جرم کی ابتدائی رپورٹ درج کر کے مجرم کو گرفتار کرنا اور جرم ثابت ہو جانے کی صورت میں پاکستانی قوانین کے مطابق کاروائی کرنا بھی پنجاب پولیس کی ذمہ ہوتی ہے۔کچھ مجرموں کو قید میں رکھنا پڑتا ہے جس کے لیے پنجاب پولیس کے پاس تھانوں میں حوالات اور پھر بڑے مجرموں کے لیے بڑی جیلیں موجود ہیں جو تھانوں کے علاوہ ہوتی ہیں۔لیکن ایک اہم بات یاد رکھنی چاہیے کہ دین اسلام میں جن سزاوں پر حدود یا قصاص کا حکم لگتا ہے ان سزاوں میں قید کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے البتہ تعزیراتی سزاوں میں مجرم یا ملزم کو قید میں رکھا جاسکتا ہے جیسا کہ عبد القادر عودہ شہیدؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:"مختلف جرائم میں تفتیش اور عدالتی کاروائی کے لیے ملزم کو جو محبوس کیا جاتا ہے فقہاء کرام اس حبس کو ایک تعزیری قسم قرار دیتے ہیں۔[20]"تعزیراتی سزا کے طور پر کسی بندے کو قید میں رکھنا اسلام سے ثابت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے دورِ اقدس میں یمامہ کے بادشاہ ثمامہ بن اُثالؓ کو ان کے مسلمان ہونے سے پہلے صحابہ نے گرفتار کیا اور انہیں مسجد نبوی ﷺ کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ:بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔[21](نبی ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے تو وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔)حضرت ثُمامہ بن اُثال تین دن اسی ستون کے ساتھ بندھے رہے بعد میں نبی ﷺ نے اسے چھوڑنے کا حکم دے دیا نبی ﷺ کی اس شفقت اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہوگئے۔اسی طرح بعض مجرموں کو باندھ کر رکھنے اور قید رکھنے کے احکامات قرآن میں بھی موجود ہیں، جیسا کہ بدکاری کرنے والی خواتین کے بارے میں فرمایا:وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا۔[22](اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے ان پر اپنوں میں سے چار مرد گواہ لاؤ، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا پھر اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے۔)بعض اہل

علم نے اس آیت کے تناظر میں کچھ عرصہ کی قید یا پھر عمر بھر کی قید کی دلیل پکڑی ہے۔[23] سورہ نور میں زانیہ عورت اور زانی مرد کی سزا کا حکم نازل ہو جانے کے بعد اگرچہ سورہ النساء کی یہ آیت زانیہ عورتوں کی اس سزا سے متعلق منسوخ ہو چکی ہے لیکن اس آیت سے قید کا جواز موجود رہے گا۔ اسلام سے قبل بھی لوگوں کو جیل خانوں میں قید رکھا جاتا تھا۔ عزیزِ مصر کی بیوی نے جب حضرت یوسفؑ کو بدکاری نہ کرنے کی صورت میں جیل خانے میں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت یوسفؑ نے اس بدکاری سے بچنے کے لیے جیل میں قید ہونے کی سزا پسند کی اور اللہ سے دعا کی کہ مجھے بدکاری سے بچنے کے لیے جیل جانا زیادہ پسند ہے۔[24] پنجاب پولیس کی کچھ مزید ذمہ داریوں کا ذکر ذیل میں مجموعہ فوجداری ایکٹ کے تحت کیا جاتا ہے۔

ا۔ دفعہ 154 کے تحت ایف آئی آر کا اندارج۔[25]

۲۔ پولیس کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ جرائم کو روکنے اور معاشرتی امن کو خراب کرنے والے لوگوں پر نظر رکھنے کے لیے گشت کریں۔[26]

۳۔ SHO تھانہ کا مکمل انچارج ہوتا ہے اس کی ذمہ داری میں تھانے کے ریکارڈ کی نگرانی، زیر تفتیش مقدمات کو بروقت یکسو کروانا اور تمام تفتیشوں کی نگرانی کرنا۔ جس درخواست پر FIR درج کرنا ہو اس پر FIR درج کرنا اور تھانے میں موصول ہونے والی درخواست کو ایس۔ ایم۔ ایس SMS میں درج کروا کر ای ٹیگ E-TAG جاری کرنا۔ علاقہ تھانہ میں انٹیلی جنس کو فعال بنا کر سوشل سٹریٹ کرائم کا خاتمہ کرنے کے لیے بھرپور اقدامات کرنا۔ علاقہ تھانہ میں روایتی چوکیداری کے نظام کو فعال بنان اور تھانہ میں سراغ رسانی اور مخبری کا موثر نظام قائم کرنا۔[27]

۴۔ محرر تھانہ وہ ہوتا ہے جو محاسب، محافظ دفتر اور تھانہ کی سرکاری اور دیگر مال کی سپروائز کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے فرائض میں روزنامچہ تحریر کرنا، پہلے سے ملتوی احکام، کاغذات اور جوابات کے متعلق اپنے آفیسر کو یاد دہانی کروانا۔ تھانے میں آمدن وخرچ کا حساب رکھنا بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔ تمام رجسٹرڈ، کاغذات اور تمام سرکاری مال مثلاً اسلحہ، گولی، بارود وغیرہ کی حفاظت بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔[28] پنجاب پولیس پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اختیارات کا درست استعمال کرتے ہوئے کام کریں ان کی نظر میں مجرم عام شہری ہو یا ملک کا سربراہ سزائیں دونوں برابر ہیں۔ اور یہی دینِ اسلام کی تعلیم ہے جیسا کہ عبد القادر عودہ شہیدؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: "شریعتِ اسلامیہ اجرائے قانون میں سربراہانِ ریاست اور عوام کو مساوی قرار دیتی ہے اور ان میں سے ہر ایک کو ان کے جرائم پر مسئول گردانتی ہے اس لیے کہ شریعت اسلامیہ کی نظر میں سربراہان ریاست صرف اشخاص ہیں ان کی کوئی ذاتی تقدیس نہیں ہے۔[29]" لیکن ہماری پولیس میں ایک بڑی خرابی اور کمزوری یہ ہے کہ وہ عام بندے کو تو سلاخوں کے پیچھے بند کر دیتے ہیں جب کے کسی امیر یا عہدار کو پکڑنے کی جرات نہیں کرتے اور اگر پکڑ بھی لیں تو اس کو حوالات میں بند کرنے کی بجائے بڑی عزت اور پروٹوکول کے ساتھ کسی خاص کمرے میں بٹھایا جائے گا جہاں اس کے لیے ہر طرح کی سہولیات موجود ہوں گی۔ معاشرے میں جرائم کے بڑھنے کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ امیر اور غریب کے لیے الگ الگ قانون ہے جبکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے کسی بھی موقع پر اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے الگ ظاہر نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ تو یہی فرماتے تھے کہ میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہی ہوں بس میری طرف وحی آتی (تمہاری طرف وحی نہیں آتی) ہے۔ اگر ہم اپنے ملک میں امن وامان اور اصلاح چاہتے ہیں تو پھر قانون نافذ کرنے والے اداروں (خصوصاً پولیس) کو ملزم کے خلاف

بلا تفریق کاروائی عمل میں لانی ہو گی۔ کیونکہ پولیس کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ مجرم کو پکڑ کر عدالت میں پیش کرے اور پھر عدالت اس کی سزا کا تعین کرے۔

خلاصہ بحث

دینِ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق مکمل رہنمائی کرتا ہے اور ان شعبوں میں اعتدال قائم رکھنے کے لیے قوانین وضع کرتا ہے جن قوانین کی پیروی کر کے انسان پر سکون زندگی گزار سکتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں بدامنی اور انتشار اس وقت پھیلتا ہے جب لوگوں کے دلوں میں قانون کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ طاقت کے زور پر کمزور لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنا اپنا استحقاق سمجھتے ہیں اور یہی معاشرے میں بگاڑ کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس مقالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ معاشرتی بگاڑ کا سدِ باب کرنے میں جن اداروں کا اہم کردار ہوتا ہے ان میں سے ایک اہم ادارہ پولیس کا ہے جو معاشرے میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ اس ادارے کے اختیارات اور ذمہ داریوں کو بیان کرتے ہوئے اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس ادارے میں بہت سی جگہوں پر اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور ذمہ داریوں میں لاپروائی برتی جاتی ہے۔ لیکن یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اگر پولیس اہلکار اپنے اختیارات کا جائز استعمال کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں تو معاشرے میں یقینی طور پر امن ومان قائم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ادراہ معاشرے میں امن وامان قائم رکھنے اور انسانی مال وجان کے تحفظ کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

تجاویز وسفارشات

۱۔ پاکستان میں ریاست نے محکمہ پولیس کو جو اختیارات دے رکھے ہیں وہ تقریباً سبھی انگریز دور کے ہیں۔ ریاست کو چاہیے کہ وہ ان اختیارات کا جائزہ لے اور ان کو دینِ اسلام کی روشنی میں از سرِ نو تشکیل دے۔

۲۔ پنجاب پولیس کے اکثر اہلکاروں میں اخلاقیات کی بہت کمی پائی جاتی ہے ایسے لوگوں کی اخلاقی تربیت کے لیے اسلامی بنیادوں پر ٹرینگ سنٹر ہونے چاہیں جو ان کو دوسرے لوگوں سے گفتگو کرنے اور معاملات کو حل کرنے میں اخلاقی بگاڑ کا شکار ہونے سے بچائیں۔

۳۔ پولیس کے اختیارات میں ایک اختیار یہ بھی ہے کہ وہ کسی مجرم کو پکڑنے کے لیے اس کی چادر چار دیواری کا تقدس پامال کرتے ہیں جو کہ سر سر اسلام کے خلاف ہے اس اختیار کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

۴۔ پولیس کے لوگ اکثر بے گناہ لوگوں کو پکڑ کر جیلوں میں بند کر دیتے ہیں جبکہ عادی مجرموں کو رشوت لے کر انہیں مزید جرم کی کھلی چھٹی دے دیتے ہیں اس پر ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ پولیس کو پابند کرے کے وہ کسی بھی بے گناہ کو گرفتار نہ کرے اور اگر شک وشبہ کی بنیاد پر گرفتار کرنا پڑ جائے تو اس کی بے گنائی ثابت ہو جانے کے بعد اسے باعزت طریقے سے چھوڑ دیا جائے۔

۵۔ اشتہاری ملزم کو پکڑنے کے لیے پولیس کے پاس تحفظ کی جدید ترین سہولتیں ہونی چاہیں۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ کئی بار اشتہاری ملزم اپنے آپ کو گرفتاری سے بچانے کے لیے گولی چلا دیتا ہے جس کے نتیجہ میں پولیس اہلکار شہید ہو جاتے ہیں۔

۶۔ اہل علم ودانش اور برسر اقتدار افراد کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس ادارے کو عوام الناس کے لیے مزید بہتر بنانے کے لیے اسلام کی بنیاد پر اس میں اصلاحات کریں۔

References

[1] Al-Qur'ān 24:55.
[2] Abu Al 'Aalā Maodūdi, *Islami Riasa* (Lahore: Islami Publications, 2017), 254.
[3] Muslim, Ibn Ḥajjāj al-Qusheirī, *Al-jāmi' al-Ṣaḥīḥ* (Alr-Riaz: Dār as-Salām, 2000), Hadith no: 2410.
[4] The World Book Dictionary, Published 1976.
[5] Mawlvi Feroz al-deen, *Feroz al-Lugāt* (Lahore: Feroz Sons, 2010), 309-310.
[6] Ibn Manzoor Afrīqī, Lisān al-Arab (Beirut: Dār al-Kutub al-Ilmiyya,2001), 9:302.
[7] Jār Allah Zamkhsharī, *Al-Fāiq fi Ghareeb al-Ḥadith* (Beirut: Dār al-Kutub al-Arabi, 2012), 2:238.
[8] Sajid al-Rehman Siddiqui Kandhlavi, Islam mein police aur ehtisāb kā Nizām, 52.
[9] Abdul Qadir Odah Shahīd, Islam ka Fawjdārī Qānoon, trans, Sajid al-Rehman Kanhlavi (Lahore: Islamic publications, 1979), 1:98.
[10] Syed Zahūr Ahmed, Mohammad Abdul Rasheed, trans. *Majmū'a Zabita Fawjdārī Hind act 1898* (Hyderabad Dakkan: Tajir Kutub Haider Abad, 1952), Daf' 54: 28-29.
[11] Ahmad and Rasheed, *Majmū'a Zabita Fawjdārī Hind act 1898*, Daf: 55: 29.
[12] Muḥammad Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ* (Al-Riaz: Dār al-Salām, 1998), Hadīth no:7138.
[13] Al-Qur'ān 5:2
[14]Abdul al-Salām Ibn Mohammad, Tafsīr al-Qur'ān al-Karim (Lahore: Dār al- Undalas, 2016),1:446.
[15]Muslim, Ibn Ḥajjāj al-Qusheirī, *Al-jāmi' al-Ṣaḥīḥ,* Hadith no: 6952.
[16] Mohammad Seddiq Qureshi, *Rasūl-e-Akram kā Nizām-e-Jāsūsi* (Lahore: Sheikh Ghulam Ali and Sons, 1990), 13.
[17] Qureshi, *Rasūl-e-Akram kā Nizām-e-Jāsūsi* ,13.
[18] Al-Bukhārī, *Al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ*, Hadīth no: 4372.
[19] Qureshi, *Rasūl-e-Akram kā Nizām-e-Jāsūsi,* 25.
[20] Odah Shahīd, Islam ka Fawjdārī Qānoon, 1:420.
[21] Al-Bukhārī, *Al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ*, Hadīth no: 4372.
[22] Al-Qur'ān 4:15.
[23] Tahir al-Qadri, Islam mein Saza-e-qaid aur Jail kā Tasawwur, (Lahore: Minhaj publications, 2007), 19.
[24] Al-Qur'ān 12:32-33.
[25] Ahmad and Rasheed, *Majmū'a Zabita Fawjdārī Hind act 1898,* number: 5.
[26] Gasht act Nazar Bandi Mujreman 1918, Nigrani ashkhās Ghunda ordinance 1959, Inter mediated police class course, bāb: insidaad jarāim, fiqra number: 3, 25-24.
[27] Article 21 police ordinance 2002 hamza, baab: 22, fiqra number: 1
[28] Police rules act 1861, bāb:22, fiqra number: 1.
[29] Odah Shahīd, Islam ka Fawjdārī Qānoon, 1:408.